محمد یونس

درسِ قرآن

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ط

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(النور۔ آیت ۱۹)

بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی پھیلے۔ ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں مقامات پر دردناک عذاب ہے۔ اللہ تعالےٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔

فاحشۃ ۔۔۔ کا مفہوم و معنیٰ۔

ھو کل ما یشتد قبحہ من الذنوب و المعاصی۔ وکثیرا ما ترد الفاحشۃ بمعنی الزنا۔ و کل خصلۃ قبیحۃ فھی فاحشۃ من الاقوال والافعال (النھایۃ لابن اثیر)

فاحشہ۔ ہر قبیح ترین، بدترین گناہ اور معصیت کو کہتے ہیں اور اکثر فاحشہ زنا کے معنی میں وارد ہوا ہے اور قول و فعل کی ہر بری عادت فاحشہ ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تشریح کی روشنی میں لفظ فاحشہ کا اطلاق موجودہ دور کے ان امور پر ہو سکتا ہے۔

۱۔ فلم سازی، فلم بینی، وڈیو اور ان سے تمام متعلقہ امور۔

۲۔ T.V. ریڈیو، اور اخبارات اور جرائد کے فحش اور بے ہودہ پروگرام اور اشتہارات

۳۔ قحبہ خانے، نائٹ کلبیں، ماڈلنگ اور جسم کی نمائش کے تمام طور طریقے۔

۴۔ مخلوط تعلیم، اجنبی مرد عورت کا میل جول، بے حیائی اور یورپ کی تقلید۔

۵۔ بے ہودہ جنسی رومانی اور مخربِ اخلاق رسائل اور ناول

۶۔ ساز و آواز، ثقافت کے نام پہ بے حیائی کے پروگرام، غزلیہ اشعار اور نغمے۔
۷۔ سیاست کے نام پر جھوٹ، فریب، مکاری اور قومی خزانے پر ڈاکے۔
۸۔ مختلف طریقوں سے دوسروں کے مال کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرنے کا تصرف میں لانا۔
۹۔ متنوع بہروپ اور لبادوں کے ساتھ تو عزت و شہرت اور مال و دولت حاصل کرنا۔
۱۰۔ ہر بات اور عمل جسے فطرت سلیم اور عقل و دانش برا خیال کرے۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ

اس آیت کے ضمن میں صرف وہی لوگ نہیں آتے جو فحاشی پھیلاتے ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ آتے ہیں مثلاً

۱۔ مسلمان حکمران جن کا فریضہ فحاشی کا قلع قمع ہے لیکن وہ فحاشی پھیلانے والوں کی سرپرستی کریں یا ان کے سدِّباب کے لیے کوئی کوشش نہ کریں اور انہیں کھلی چھٹی دے دیں۔
۲۔ وہ لوگ جو فحاشی پھیلاتے تو نہیں لیکن پھیلانے والوں کو روکتے بھی نہیں۔
۳۔ وہ لوگ جو فحاشی کو پسند تو نہیں کرتے لیکن اسے مکروہ اور ناپسند بھی نہیں سمجھتے اور فحاشی پھیلانے والے کو دوست رکھتے ہیں۔

معاشرہ پر فحاشی کے اثرات

اسلامی معاشرہ کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ ہر قسم کی بے حیائی اور فحاشی سے پاک ہوتا ہے اور امن و سلامتی اور خوشحالی کا گہوارہ ہوتا ہے جب کسی معاشرہ سے ہر قسم کی فحاشی کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے تو اس معاشرہ پہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ معاشرہ کی ترقی ہوتا ہے

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ...... الاعراف ۹۶

اگر بستیوں والے ایمان لے آئیں۔ اور ہر قسم کی معصیت و گناہ سے بچیں ہم ان پر زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیں۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب تک کہ جب تک مسلمانوں میں فحاشی عام نہیں ہوئی وہ خوشحالی رہے۔ ترقی و عروج کی منزلیں طے کرتے رہے۔ امن و سلامتی کے پیغام اور درس کو پھیلاتے رہے۔ دشمنوں کی ہر چال کو ناکام بناتے رہے۔ جب دشمنانِ اسلام کسی بھی میدان میں مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکے تو انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے دو اہم طریقے استعمال کیے۔

۱۔ کمزور ایمان والوں کا ایمان خرید کر انہیں اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنا۔
۲۔ مسلمانوں کی اخلاقی حالت تباہ کرنے کے لیے ان میں مختلف ذرائع سے فحاشی کا فروغ۔

دشمنانِ اسلام کو ایک دوسرے کے لیے مختلف ذرائع سے فحاشی کا فروغ اسلامی ممالک میں نت نئے طریقوں سے فحاشی کو فروغ دیا۔ اس طرح اسلامی معاشرہ بنیادیں کھوکھلی ہوتی گئیں جس کے نتیجہ میں رب ذوالجلال کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا سبب مسلمانوں سے چھن گیا۔ اور وہ آہستہ آہستہ قعر ذلت میں گرتے چلے گئے۔ اور آج مسلمان ایک کثیر تعداد اور بیشتر اقتصادی وسائل اور قوتوں کے مالک ہونے کے باوجود دشمنوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔

فحاشی ایک دلدل ہے

فحاشی کی مثال ایک دلدل کی طرح ہے جب انسان اس دلدل میں قدم رکھتا ہے تو آہستہ آہستہ مکمل طور پر اس میں ڈوب جاتا ہے۔ پھر فحاشی اسے فحاشی نظر نہیں آتی بلکہ وہ اسے نئی تہذیب جدید اور ترقی یافتہ دور کا نام دیتا ہے۔ اور کچھ من چلے سے دین قرار دے دیتے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے بارہ میں قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔ وإذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا عليها آباءنا والله أمرنا بها قل إن الله لا يأمر بالفحشاء أتقولون على الله ما لا تعلمون (الاعراف ۲۸)

جب یہ لوگ کسی فواحشی کا ارتکاب کرتے ہیں تو بطور دلیل کے کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی یہی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کا حکم دیا ہے اے نبی آپ کہہ

بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی اور بے حیائی کا حکم نہیں دیتے۔ رحم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسلامی معاشرہ کو ہر قسم کی فحاشی کی آلودگی سے پاک رکھنے کے لیے احکامات نازل فرماتے۔ قل انما حرم ربی الفواحش ماظھر منھا و مابطن (الایہ (الاعراف ۳۳)

اس کے برعکس شیطان کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ انما یا مرکم بالسوٓ والفحشا وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون (البقرہ آیت ۱۶۹)

فحاشی پھیلانے کے جرم کی سزا

لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرا

فحاشی پھیلانے والے کی سزا دنیا اور آخرت دونوں مقام پہ دردناک عذاب ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت میں فاحشہ سے مراد زنا لیا ہے۔ اس صورت میں عذاب الیم سے مراد زنا کی حد ہو گی اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں آخرت میں بھی سزا کا مستحق ہو گا۔

اگر فاحشہ سے مراد عام معنی لیا جائے تو اس آیت کا مفہوم یہ ہو گا کہ وہ لوگ جو مسلمانوں میں فحاشی کو عام کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کی برکات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان حکمران کا یہ فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو عبرتناک سزا دے تاکہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکے۔ کہ مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو تباہ کرے جس اخلاق کی تکمیل کے لیے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

عالم اسلام میں پھیلائی جانے والی فحاشی کو ختم کرنا یا لگام دینا اگرچہ انتہائی مشکل کام ہے لیکن جب تک اسلامی معاشرہ کو اس لعنت سے پاک نہیں کیا جاتا مسلمان عزت رفتہ کو واپس نہیں لا سکتے۔ اور نہ ہی اپنے کھوئے ہوئے مقام کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس لعنت کے خلاف مسلسل جہاد جاری رکھیں نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور وہ کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا۔